Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۴ شوال ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۰ اخاء ۱۳۵۴ہش ۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۳۷

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دُعا کیلئے درد کا پیدا ہونا محض خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے

دُعا کرنے والے اور کرانے والے کے درمیان تعلق ہونا چاہیئے

"ہم تو چاہتے ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ تمام بنی نوع کے واسطے دل میں سچا درد پیدا ہو جاوے مگر یہ امر اپنے ہاتھ میں نہیں، نہ اپنے واسطے، نہ عزیز و اقارب کے واسطے، نہ بیوی بچے کے واسطے۔ ایسے درد کا پیدا ہونا محض خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے لیکن تعلقات کا ہونا بہت ضروری ہے۔

کہتے ہیں کہ کوئی شخص شیخ نظام الدین صاحبؒ ولی اللہ کے پاس اپنے کسی ذاتی مطلب کے لئے دعا کرانے کے واسطے گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے واسطے دودھ چاول لے آ۔ اُس شخص کے دل میں خیال آیا عجیب ولی ہے مَیں اس کے پاس اپنا مطلب لے کر آیا ہوں تو اس نے میرے آگے اپنا ایک مطلب پیش کر دیا ہے۔ مگر وہ چلا گیا اور دودھ چاول پکا کر لے آیا۔ جب وہ کھا چکے تو انہوں نے اس کے واسطے دعا کی اور اس کی مشکل حل ہو گئی۔ تب نظام الدین صاحبؒ نے اس کو بتلایا کہ مَیں نے تجھ سے دودھ چاول اِس واسطے مانگے تھے کہ جب تُو دعا کرانے کے واسطے آیا تھا تو میرے واسطے بالکل اجنبی آدمی تھا اور میرے دل میں تیرے واسطے کوئی ہمدردی کا ذریعہ نہ تھا اِس واسطے تیرے ساتھ ایک تعلقِ محبت پیدا کرنے کے واسطے مَیں نے یہ بات سوچی تھی۔

ایسا ہی توریت میں حضرت اسحٰقؑ کا قصہ ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو کہا کہ جا تُو میرے واسطے شکار لے آ اور پکا کر مجھے کھلا تا کہ مَیں تجھے برکت دوں اور تیرے واسطے دعا کروں۔ اِس قسم کے بہت سے قصے اولیاء کے حالات میں درج ہیں۔ اور ان میں حقیقت یہی ہے کہ دعا کرنے والے اور کرانے والے کے درمیان تعلق ہونا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۵۰، ۵۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لندن سے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل صحت کے ساتھ تادیر سلامت رکھے، ہر لحظہ اپنی حفاظت اور امان میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور بخیریت کامیابی کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ اخاء۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال بغرض علاج لاہور قیام فرما ہیں ضعف اور نقاہت کی وجہ سے آپکی طبیعت بہت ناساز ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

جیسا کہ یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے شروع میں بچہ عطا فرمایا تھا۔ بچے کی والدہ جو مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ کی صاحبزادی ہیں بہت علیل ہو گئی تھیں، الحمدللہ کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں آرام ہے اور وہ صحتیاب ہو کر بخیریت گھر آ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی انہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

مکرم ملک سعد اللہ خان صاحب سابق صدر محلہ فیکٹری ایریا ربوہ اور آپ کی اہلیہ محترمہ کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز ہے احبابِ جماعت سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حمید الدین۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ اشاعت اسلام کا بہت بڑا منصوبہ ہے جس کی تکمیل کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے کمزور کندھوں پر ڈالی ہے"

اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے اپنے چندہ کو بروقت ادا کیجیئے۔ اس وقت تک کل وعدہ کا ۱/۲ وصول ہو جانا چاہیئے۔ کیا آپ ایسا کر چکے ہیں؟

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۱۷ بابت ۲۷ر مئی ۱۹۷۵ء
(قسط اوّل)

:. (اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کا درخشندہ و تابندہ نشان) .:

گوٹن برگ شہر میں سویڈن کی پہلی مسجد کے سنگِ بنیاد کی سادہ و پُروقار تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے لندن سے گوٹن برگ تشریف لاکر بنیادی اینٹ اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمائی

یورپ میں یہ ساتویں مسجد ہے جسے تعمیر کرنے کی سعادت بفضلہ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کو حاصل ہو رہی ہے

تقریب میں انگلستان، سپین، مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور سکنڈے نیویا کے تین صد احباب کی شرکت

مسجد کی تعمیر کے جملہ اخراجات انگلستان، امریکہ اور سکنڈے نیویا کی جماعتہائے احمدیہ اپنے چندوں سے ادا کریں گی!

:. (الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے) .:

گوٹن برگ (بذریعہ ڈاک)۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ ۲۰ر رمضان المبارک ۱۳۹۵ ہجری مطابق ۲۷ر تبوک ۱۳۵۴ ہجری شمسی (۲۷ر ستمبر ۱۹۷۵ء) کا دن اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے غیر معمولی فضلوں کا ایک درخشندہ و تابندہ نشان بن کر طلوع ہوا کیونکہ اسی مبارک دن کی مبارک ساعتوں میں گوٹن برگ شہر میں سویڈن کی پہلی مسجد کے سنگِ بنیاد کی سادہ اور پُروقار تقریب عمل میں آئی۔ اس مبارک مسعود موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن سے گوٹن برگ تشریف لا کر یورپ کے اس خطہ میں تعمیر ہونے والے خانۂ خدا کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے درمیان اپنے دستِ مبارک سے نصب فرمائی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلِ خاص کے ماتحت اپنی قائم کردہ جماعت یعنی جماعتِ احمدیہ کو صد سالہ احمدیہ جوبلی کے حمد اور عزم پر مبنی پندرہ سالہ پروگرام کے اوائل میں ہی اس کا پہلا طیّب و شیریں ثمر عطا فرما کر اس خطۂ ارض میں غلبۂ اسلام کی ایک اور مضبوط و مستحکم بنیاد قائم کر دکھائی اور دنیا پہ آشکار کر دکھایا کہ وہ اپنے وعدوں کے عین مطابق اسلام کو یورپ میں بھی غلبہ عطاء فرمائے گا اور فرمائے گا بھی اپنی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ۔ یہ اُس کا فضل ہے اور جسے چاہتا ہے وہ اپنے فضل سے نوازتا ہے۔

امتیازی خصوصیات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے جس مسجد کی اپنے دستِ مبارک سے بنیاد رکھی ہے اُس کی یہی ایک مہتم بالشان خصوصیت نہیں ہے کہ یہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے حمد اور عزم پر مبنی پندرہ سالہ پروگرام کے پہلے طیّب و شیریں ثمر کی حیثیت رکھتی ہے بلکہ یہ بفضل اللہ تعالیٰ کئی اور خصوصیات کی بھی حامل ہے جو اس کی شان کو بہمہ وجوہ اور بھی زیادہ دوبالا کرنے والی ہیں۔ اوّل تو یہ یورپ کی سرزمین پر تعمیر کی جانے والی پہلی مسجد ہے جس کی بنیاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وہاں تشریف لیجا کر خود اپنے دستِ مبارک سے رکھی ہے۔

دوسرے اسے یہ خصوصیت حاصل ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے دس سال بعد ۱۹۲۴ء میں لندن شہر میں وہاں کی سب سے پہلی مسجد کی بنیاد رکھوائی تھی اور جو بعد ازاں پورے یورپ میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا مرکز بنی، اسی طرح ۱۹۶۵ء میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے ٹھیک دس سال بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے یورپ ہی میں ایک مسجد کی بُنیاد رکھوائی ہے اور یہ انشاء اللہ العزیز سکنڈے نیوین ممالک ڈنمارک، سویڈن اور ناروے میں تبلیغِ اسلام کا اہم مرکز ثابت ہوگی۔ تیسرے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن کی مسجد "نصرت جہاں" کے بعد یہ سکنڈے نیویا میں تعمیر کی جانے والی دُوسری مسجد ہے اور اس کی تعمیر مکمل ہونے پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یورپ میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ تعمیر ہونے والی مساجد کی تعداد سات ہو جائے گی۔ کیونکہ لندن (انگلستان)، دی ہیگ (ہالینڈ)، ہمبرگ (مغربی جرمنی)، فرانکفورٹ (مغربی جرمنی)، زیورک (سوئٹزرلینڈ) اور کوپن ہیگن (ڈنمارک) میں جماعتِ احمدیہ بفضل اللہ تعالیٰ پہلے ہی مساجد تعمیر کر چکی ہے۔

جنہیں اپنے اپنے ملک یا اپنے اپنے شہر میں سب سے پہلی مسجد ہونے کا خصوصی شرف حاصل ہے۔ یہ نئی مسجد بھی نہ صرف گوٹن برگ شہر میں بلکہ پورے سویڈن میں تعمیر کی جانے والی پہلی مسجد ہو گی۔ پھر جس طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر انگلستان اور ہالینڈ کی مساجد احمدی مستورات نے خالصۃً اپنے چندوں سے تعمیر کرائی تھیں، اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے صرف انگلستان، امریکہ اور سکنڈے نیویا کی جماعتہائے احمدیہ ہی اس مسجد کا پورا خرچ اپنے چندوں سے پورا کریں گی۔ پاکستان سمیت اور کسی جماعت کا کوئی پیسہ اس پر خرچ نہیں ہوگا۔

محلِّ وقوع

جس قطعۂ زمین پر یہ مسجد تعمیر کی جارہی ہے۔ اس کا رقبہ ساڑھے دس کنال ہے اور یہ گوٹن برگ شہر (جو سویڈن کی بہت معروف بندرگاہ ہے) کے ہیگس بُوہیڈن (HOGSBOHOJDEN) نامی علاقہ میں ٹولو سکیلنگ گاٹن (SKILLING GATAN) نامی سڑک پر ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع ہے۔ یہ پہاڑی شہر کے آباد علاقہ میں ہے۔ اور یہاں کی ایک شاہراہ عین اس کے پاس سے گزرتی ہے۔ اس پر سے شہر کا اکثر حصہ نظر آتا ہے اور علیٰ ہذا یہ مسجد بھی اُونچی جگہ پر واقع ہونے کی وجہ سے دُور دُور سے نظر آئے گی۔

الغرض مسجد نہایت ہی باموقع قطعۂ زمین پر تعمیر کی جارہی ہے۔ اس سے اس علاقہ میں توحید کے قیام اور اشاعتِ نور حضرت خیر الانامؐ میں بھی مدد ملے گی اور یہ علاقہ کی خوبصورتی اور زینت میں بھی اضافہ کا موجب ثابت ہوگی۔

شرکت کرنیوالے احباب

سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب کے لئے ۲۷ر ستمبر ۱۹۷۵ء ہفتہ کا دن مقرر کیا گیا تھا اور یہ مبارک تقریب حسب پروگرام اُس روز گیارہ بجے قبل دوپہر عمل میں

(باقی صلا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلاوتِ قرآن کریم سے متعلق چند مفید باتیں

(محترم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی نزیل کراچی)

قارئین کرام سے تلاوتِ قرآن کریم اور تدبر کے لحاظ سے چند باتیں عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

۱۔ قرآن کریم کی سورتوں کی ترتیب "اتقان" یا "تاج کمپنی" کے مطبوعہ قرآنی نسخوں میں جو بیان ہوئی ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

علق۔ قلم۔ مزمل۔ مدثر
فاتحہ۔ لہب۔ تکویر
اعلیٰ۔ اللیل۔ الفجر۔ الضحیٰ
الم نشرح۔ العصر۔ عادیات
الکوثر۔ التکاثر۔ الماعون
الکافرون۔ الفیل۔ الفلق
الناس۔ الاخلاص۔ النجم
عبس۔ القدر۔ الشمس
البروج۔ التین۔ قریش
القارعہ۔ القیامۃ۔ الہمزہ
المرسلات۔ ق۔ البلد۔ الطارق
القمر۔ ص۔ الاعراف۔ الجن
یٰس۔ الفرقان۔ فاطر۔ مریم
طٰہٰ۔ الواقعہ۔ الشعراء
النمل۔ القصص۔ بنی اسرائیل
یونس۔ ھود۔ یوسف۔ الحجر
الانعام۔ الصّٰفّٰت۔ لقمان
سبا۔ الزمر۔ المومن
حٰم السجدہ۔ الشوریٰ
الزخرف۔ الدخان۔ الجاثیہ
الاحقاف۔ الذاریات۔ الغاشیہ
الکہف۔ النحل۔ نوح۔ ابراہیم
الانبیاء۔ المومنون۔ السجدہ
الطور۔ الملک۔ الحاقہ۔ المعارج
النبا۔ النّٰزعٰت۔ الانفطار
الانشقاق۔ الروم۔ العنکبوت
المطففین۔ البقرہ۔ الانفال
آل عمران۔ الاحزاب۔ الممتحنہ
النساء۔ الزلزال۔ الحدید۔ محمد
الرعد۔ الرحمٰن۔ الدھر۔ الطلاق
البیّنہ۔ الحشر۔ النور۔ الحج
المنافقون۔ المجادلہ۔ الحجرات
التحریم۔ التغابن۔ الصف۔
الجمعہ۔ الفتح۔ المائدہ
التوبہ۔ النصر۔

قرآنی مطبوعہ نسخوں میں جو ترتیب سورہ ہے وہ اور ہے اور وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی ہے

۲۔ صحیح بخاری میں آیا ہے۔ کہ حضرت عثمان خلیفہ ثالثؓ نے فرمایا جن دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم کی کئی سورتیں نازل ہوتی تھیں ان دنوں جب کوئی آیت نازل ہوتی تو حضور قرآن کریم یاد کرنے والوں سے فرماتے۔ اس آیت کو فلاں سورت میں فلاں آیت کے ساتھ پہلے یا پیچھے پڑھو تو اسی طرح وہ یاد کی جاتی۔

۳۔ صحیح بخاری میں یہ حدیث آئی ہے کہ ہر رمضان میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ . . . . قرآن کریم کا دور فرماتے تھے اور حضور نے بھی وفات سے قبل فرمایا کہ اس دفعہ جبرئیل دو دفعہ رمضان میں آئے اور میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات قریب ہے۔

۴۔ قرآن کریم میں آیا ہے

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ
لِتَعْجَلَ بِهٖ۔ اِنَّ عَلَيْنَا
جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ۔

(القیامہ آیات ۱۸،۱۷)

(اے نبی تو اپنی زبان کو حرکت نہ دے تاکہ یہ قرآن جلدی نازل ہو جائے اس کا جمع کرنا اور باترتیب بنانا ہمارے ذمہ ہے)

ایک اور جگہ فرمایا:۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ
الْقَوْلَ (القصص ۵۲)

(یقیناً ہم نے ان کے لئے اس قول (قرآن پاک) کو ترتیب دیا ہے)

۵۔ قرآن کریم کی ابدالآباد تک حفاظت کا بھی وعدہ قرآن مجید میں بار بار کر دیا گیا ہے مثلاً فرمایا:۔

ا۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔
(الحجر ۱۰)

(اس ذکر یعنی قرآن کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے)

ب۔ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ
يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ
يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ
اللّٰهِ۔ (الرعد ۱۲)

(اس کی طرف سے اس کے آگے بھی اور اس کے پیچھے بھی ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ آنیوالی ملائکہ کی ایک جماعت حفاظت کے لئے مقرر ہے جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کر رہی ہے)

ج۔ لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ
بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ
خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ
حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ۔

(حٰم السجدہ ۴۳)

(باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے۔ بڑی حکمتوں والے اور بڑی تعریفوں والے خدا کی طرف سے وہ اترا ہے)

۵۔ چونکہ قرآن کریم اور کتاب کے الفاظ بار بار آئے اس لئے مدون اور مرتب صورت میں جو قرآن کریم صحابہ کرامؓ نے یاد کیا جس ترتیب سے انہوں نے یاد رکھا اور بعد میں اس لکھے ہوئے قرآن کریم کے نسخوں اور مختلف اذہان مبارکہ میں جس ترتیب سے یاد تھا اس ترتیب پر حضرت عثمانؓ خلیفہ ثالث نے اس کی متعدد کاپیاں (نقول) کروا کر مکہ۔ مدینہ۔ کوفہ۔ بصرہ اور شام میں بھجوا دیں اور اس ترتیب کے ساتھ لکھا ہوا نسخہ آج مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہے اس لئے اصل ترتیب قرآنیہ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی اور آج تک چلی آرہی ہے

۶۔ قرآن کریم کے مطبوعہ نسخوں میں جا بجا رموز و اوقاف ملتے ہیں ان کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ اہل زبان جب گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے ہیں۔ کہیں نہیں ٹھہرتے۔ پھر کہیں کم ٹھہرتے ہیں اور کہیں زیادہ اور اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کو بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں بہت دخل ہے۔ قرآن کریم کی عبارت بھی گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہے اس لئے اہل علم نے اس کے پڑھتے وقت ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے کی علامات مقرر کر دی ہیں جن کو رموز و اوقاف قرآن مجید کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت ان رموز و اوقاف کو ملحوظ رکھا جائے ان کی تفصیل مختلف نسخہ ہائے قرآن کریم کے شروع یا آخر میں لکھی ہوئی ملتی ہے۔ وہاں دیکھی جا سکتی ہے ایک رمز جو قرآن کریم میں تین چار جگہ آئی ہے میں نے اس کے متعلق کہیں مطبوعہ تفصیل نہیں دیکھی۔ قارئین کرام میں سے کسی کو یاد ہو تو وہ میری مدد فرمائیں

ا۔ سورۃ البقرہ کی پہلی آیت کو پڑھیے اس میں لکھا ہے:۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ
فِيْهِ ۛ هُدًى
لِّلْمُتَّقِيْنَ۔

ب۔ یہی رموز سورۃ القصص آیت ۳۶ میں ہیں

لَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا ۛ
بِاٰيٰتِنَا ۛ

ج۔ یہی رموز سورۃ احزاب کی آیت ۶۲ میں لفظ مَلْعُوْنِيْنَ سے پہلے اور بعد میں ہیں۔

ان تینوں جگہوں کے علاوہ مجھے کسی جگہ کا علم نہیں ان رموز کے بارہ میں میری درخواست ہے کہ جن صاحب کو ان کا علم ہو وہ کسی مضمون کی صورت میں یا خط کے ذریعہ مجھے مطلع فرمائیں واجرکم عند اللہ کئی سال ہوئے میں نے ایک اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے یہ بتایا تھا کہ ان رموز کا مطلب یہ ہے کہ پہلی عبارت کے ساتھ ملا کر ورنہ اس کے بعد والی عبارت سے بلکہ مستقل جگہ سمجھ کر بالکل علیحدہ پڑھو گویا لَا رَيْبَ پر ٹھہر جاؤ اور فِيْهِ علیحدہ پڑھو اور هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کو علیحدہ۔ میں نے نحو کے لحاظ سے ان سے پوچھا کہ فِيْهِ علیحدہ پڑھنے کی صورت میں فِيْهِ خبر ہوگا اور كُلُّ شَيْءٍ مبتدا محذوف تو انہوں نے کہا۔ ہاں۔ اس وقت مجھے قصص اور احزاب والے رموز کا علم نہیں تھا جو میں ان کے متعلق بھی دریافت کر لیتا۔ پس قارئین کرام سے درخواست ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ قرآن کریم کو جلدی پڑھتے وقت بلحاظ معانی و مطالب عبارت کے تسلسل میں فرق پڑتا لازمی ہے اس کا خیال رہنا ضروری ہے۔ اللہ ہمیں صحیح تلاوت قرآن کریم کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۷۔ قرآن کریم میں نام وار ذکر ۲۸ انبیاء کرام علیہم السلام کا ہے اور وہ یہ ہیں۔

آدمؑ ادریسؑ نوحؑ ہودؑ صالحؑ شعیبؑ ابراہیمؑ لوطؑ اسمٰعیلؑ اسحاقؑ یعقوبؑ یوسفؑ موسےٰؑ ہارونؑ ایوبؑ الیسعؑ ذوالکفلؑ یونسؑ داؤدؑ سلیمانؑ ذکریاؑ یحییٰؑ عیسیٰؑ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ان کے علاوہ حضرت سموئیل کا ذکر

اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّھُمُ

(بقرہ ۲۴۷)

میں آیا ہے حضرت حزقیل کا ذکر

اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ (بقرہ ۲۶۰)

میں آیا ہے حضرت لقمان اور حضرت ذوالقرنین کے بارہ میں علماء سلف کا اختلاف ہے۔ کوئی بزرگ ان کو نبی کہتے ہیں اور کوئی بزرگ کہتے ہیں کہ نبی یا رسول کی تصریح مذکور نہیں ہے ایسا ہی فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَا میں جس شخص کا ذکر ہے نبی یا رسول کی تصریح نہیں صرف عَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (الکھف ۶۶) کہا گیا ہے۔

قرآن کریم میں قوم تبع دو جگہ آیا ہے ۱۔ ق آیت ۱۵ میں ساتھ کُلٌّ کَذَّبَ الرُّسُلَ بھی ہے

۲۔ دخان آیت ۳۸ (اَھُمْ خَیْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ) چونکہ قوم ابراہیم۔ قوم ہود۔ قوم یونس قوم موسیٰ وغیرہ الفاظ میں قوم کی اضافت ایسے علَم کی طرف ہے جو نبی ہے اس لئے بعض نے انہیں رسول یا نبی سمجھا ہے

سیرت خاتم النبیین حصہ اول میں تبابعہ بادشاہوں کے ضمن میں پہلے تبع (تبع اکبر بھی کہا گیا ہے) کے کعبۃ اللہ پر غلاف چڑھانے کی تصریح ہے مدینہ والوں اور دیگر عرب عاربہ یا دیگر اولاد سبا بن یعرب کا ایک ہی جد امجد قحطان ہے قحطان

یعرب

سبا

سبا (جس کے سات خاندان ہوئے) سورہ سبا ع۲ میں اس قوم کی تباہی کا ذکر اور سورہ نمل ع۲ و ۳ میں اس قوم میں ایک عظیم سلطنت والی ملکہ کا ذکر ہے جس کی ملاقات حضرت سلیمان علیہ السلام سے ہوئی اور وہ آپ پر ایمان لائی متنبی شاعر نے کہا ہے

وانی قبیل یستحق قدرہ

معدبن عدنان بذاک یعرب

کہ متنبی نے زمانہ میں سلاطین عرب و شام جو معد یا یعرب بن قحطان کی طرف منسوب ہیں ان میں سے کوئی بھی اے بادشاہ تجھ سے فائق نہیں۔

۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو واقعہ آگ سے محفوظ رہنے کے بعد جس علاقہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی وہ (بابل اور مکہ کے درمیان) حرّان اور اس کے بعد مکہ کی بستی ہے۔ تورات میں لکھا ہے کہ مصر سے واپسی پر انہوں نے اپنا خیمہ وہیں لگایا جہاں پہلے لگایا تھا کہ بیت ایل (خدا کا گھر) مغرب میں تھا اور عئی بستی مشرق میں تھی۔ قرآن کریم نے مکہ کے علاقہ کو ہی الَّتِیْ بٰرَکْنَا فِیْھَا لِلْعٰلَمِیْنَ کہا ہے (انبیاء) کہا ہے۔

غلبہ اسلام کیلئے دعاؤں کی اشد ضرورت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"ہر احمدی کے دل سے یہ آواز اٹھنی چاہیئے کہ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ اے خدا تیری مدد کب آئے گی.... اے خدا تو اپنی مدد بھیج تاکہ ہم اپنی زندگیوں میں ہی وہ دن دیکھ لیں کہ اسلام دنیا پر غالب آجائے ..... اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں مسجدیں بن جائیں اور اللہ اکبر کی آوازوں سے سارا یورپ اور امریکہ گونج اٹھے"

حضور کے دل کی گہرائی سے نکلے ہوئے ارشاد کا ہر لفظ ہر مخلص احمدی سے تقاضا کرتا ہے کہ غلبہ اسلام کے لئے شب و روز گریہ و زاری سے دعائیں کرتا رہے تاکہ خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ ہم اپنی آنکھوں سے غلبہ اسلام دیکھیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس عظیم مقصد میں کامیابی کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مقرر کردہ روحانی پروگرام پر التزام سے عمل پیرا ہوں اور خدا کو اپنے عمل

مکرم میاں سراج الدین مرحوم کی یادیں

مکرم چوہدری نذر محمد صاحب نذیر صدر جماعت احمدیہ خانیوال

مکرم میاں سراج الدین مرحوم آف لاہور مورخہ ۲۷ مارچ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ مرحوم کو خاکسار نے بہت قریب سے دیکھا اور کافی عرصہ قریبی تعلقات رہے۔ مرحوم بڑے مخلص۔ عاشق احمدیت غیور اور سلسلہ کے فدائی خادم تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ محبت اس قدر تھی کہ عشق کا رنگ اختیار کر گئی۔ مرحوم گو لاہور کی جماعت میں کافی مقبول تھے لیکن دارالذکر کی زمین کی خریداری تعمیر حفاظت اور دیگر انتظامات کی وجہ سے مرحوم بہت مقبول ہو گئے مرحوم کو حضرت المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ لاہور کی جماعت کو تنگ جگہ سے باہر نکالیں کیونکہ دلی دروازہ والی مسجد جس کا رقبہ صرف تقریباً ۱۹ مرلے ہے اتنی بڑی جماعت کے لئے نہ صرف ناکافی تھی بلکہ بہت ہی تکلیف دہ تھی۔ چنانچہ اس مرد مجاہد نے اپنے پیارے آقا کے ارشاد کی تعمیل میں اپنا تن من دھن قربان کر دیا اور یہ عالی شان عبادت گاہ مرحوم کی یاد تازہ کرتی ہے ہر وہ بھائی جس نے مرحوم کو دیوانہ وار کام کرتے دیکھا ہوگا وہ آج مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے دعائیں کر رہا ہوگا۔ زمین کے حصول کے بعد بلا توقف چھپر ڈال اور ایک تھڑا بنوا کر نماز جمعہ کا آغاز کر دیا۔ چند ہفتوں میں جمعہ کی نماز پر باہر سڑک پر کاروں۔ سکوٹروں اور سائیکلوں کا اتنا بڑا اجتماع ہو گیا کہ ہر گذرنے والے کو مجبوراً پوچھنا پڑتا کہ یہاں کیا ماجرا ہے۔ مرحوم سخت سردیوں میں سحری کے قریب نسبت روڈ سے سائیکل پر سوار ہو کر بلند آواز سے مخصوص شعر اور فقرے پڑھتے دارالذکر تشریف لاتے اور سب سے پہلے اذان دیتے۔ مرحوم کی آواز اتنی بلند تھی اور مخصوص تھی کہ خاکسار تقریباً نصف فرلانگ پر مرحوم کی اذان سے جاگ کر مسجد میں پہنچ جاتا۔

مرحوم مسجد کی ایک ایک اینٹ پر نگاہ رکھتے درختوں اور پودوں کے کسی پتہ کو کسی کو توڑنے کی اجازت نہ تھی۔ مسجد کے آداب کا اتنا خیال رکھتے کہ کسی بھی بھائی کو سائیکل اندر لے جانے کی اجازت نہ تھی مرحوم مسجد کی تعمیر کمیٹی کے روح رواں تھے مرحوم نے اپنی جیب سے ایک خاص رقم اللہ کی بجائے اللہ تعالیٰ کہنے کی تحریک پر وقف کی ہوئی تھی

مرحوم نہایت صاف ستھرا۔ نفیس اور سادہ لباس پہنتے۔ کتنی ہی گرمی کیوں نہ ہو اچکن اور ٹوپی کے بغیر نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ مرحوم ہر وقت چست۔ ہشاش بشاش اور تازہ دم رہتے۔ مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جتنا خرچ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مجھے اس سے کئی گنا زیادہ دیتا ہے۔

مرحوم کی نرینہ اولاد میاں سلطان احمد اور خلیل ہیں میاں خلیل احمد بفضل اللہ تعالیٰ اپنا کاروبار چلا رہے ہیں اپنے والد مرحوم کے جانشین ہیں۔ دعا ہے کہ مرحوم نے جس طرح اللہ تعالیٰ کا گھر آباد کیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے گھر یعنی جنت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

کتابچہ دینی معلومات

اللہ تعالیٰ۔ اسلام قرآن مجید حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ و بزرگان اسلام، تاریخ اسلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تاریخ احمدیت سے متعلق سوال و جواب کے رنگ میں دینی معلومات کے نام سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے چوتھی بار شائع کیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ڈیڑھ روپیہ خدام و اطفال بھائیوں کو اسے زیر مطالعہ رکھ کر فائدہ اٹھانا چاہیئے

(مینیجر شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کا گوہ وہ شہر اپنی (خاکسار عبدالمالک خان ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۲۲۳۹

مَیں محمد ارشد خان ولد محمد اسمٰعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ ۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۴۰/- تا ۲۹۰/- روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد ارشد خان کارکن نظارت بیت المال آمد ربوہ۔

گواہ شد۔ محبوب عالم خالد ولد مولوی فرزند علی خان صاحب ناظر بیت المال آمد ربوہ

گواہ شد۔ سید مسعود مبارک شاہ ولد سید محمود اللہ شاہ صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۲۴۰

مَیں امۃ الحمید شوکت زوجہ چوہدری محمد ارشد خان صاحب قوم راجپوت۔ پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن دارالصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ ۵/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۲ تولہ مالیتی ۱۲۰۰/- روپے

۲۔ سلائی مشین ایک عدد مالیتی ۲۰۰/- روپے

(نوٹ):۔ حق مہر ۵۰۰/- روپے کی رقم زیور میں شامل ہے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الحمید شوکت ۵۷ دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد ارشد خان ولد محمد اسمٰعیل صاحب ۵۷ دارالصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد۔ محبوب عالم خالد ولد مولوی فرزند علی خان صاحب ناظر بیت المال آمد ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۲۴۱

مَیں محمد حسین ولد جاوید حسین صاحب۔ پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال ساکن فیجی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۶/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ پلاٹ مع مکان جو فیجی میں ہے۔

پلاٹ مالیتی ۱۰۰۰/- ڈالر

مکان " ۴۰۰۰/- "

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت مجھے مبلغ ۴۲۳۰ ڈالر ماہوار آمد بصورت ملازمت و کرایہ مکان ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد حسین ولد جاوید حسین فیجی۔

گواہ شد۔ حاجی محمد حنیف پوسٹ بکس نمبر ۱۷۲ فیجی۔

گواہ شد۔ شاہ محمد پوسٹ بکس نمبر ۱۷۲ فیجی۔

بچوں کے لئے کتابچہ

"یاد رکھنے کی باتیں"

شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے ۵۰ پیسے میں حاصل کر سکتے ہیں۔

مینیجر شعبہ اشاعت

خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اظہارِ تشکر

خاکسار ۹ر جون کو بیمار ہوا اور جسم کے بائیں جانب فالج کا اثر ہو گیا۔ اس دن سے صاحب فراش ہے۔ ۲۳ر اگست کے روز میں ملتان روانہ ہو گیا اور وہاں علاج ہوتا رہا۔ وہاں اپنی بڑی بیٹی کے ہاں قیام پذیر رہا۔ الحمد للہ کہ مَیں اب رُو بصحت ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور احباب جماعت کا بے حد شکر گزار ہوں جن کی دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور شرفِ قبولیت پا گئیں۔ ۲۷ر ستمبر کو واپس اپنے گھر آگیا ہوں۔ احبابِ جماعت میرے لئے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس صحت کو مستقل صحتیابی میں بدل دے۔

میری بڑی بچی اور عزیزہ کے شوہر نے میرے قیامِ ملتان کے دوران بہت خدمت انجام دی ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس خدمت کا نیک صلہ بخشے اور ان کو اولاد کی نعمت سے نوازے۔ آمین۔ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اُن کی ملتان میں موجودگی میرے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔

(ملک عبد الحمید عارف صدر جماعت احمدیہ حلقہ دارالذکر۔ لاہور)

دعائے مغفرت

۱۔ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ محترم مولوی غلام احمد صاحب پنشنر پنسال نویس حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بعمر ۵۵، ۵۶ سال مورخہ ۱۲ر ستمبر ۱۹۷۵ء کو تقریباً چھ ماہ بوجہ کینسر بیمار رہ کر وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

موصیہ ہونے کی وجہ سے جنازہ ربوہ پہنچایا گیا جہاں بعد نماز جمعہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی غلام احمد صاحب حافظ آبادی نے دعا کرائی۔

مرحومہ نیک۔ دیندار مخلص احمدی اور پابندِ صوم و صلوٰۃ تھیں۔ نماز تہجد باقاعدہ پڑھا کرتی تھیں۔ مہمان نوازی کا خاص جذبہ تھا اور مہمانوں کی خدمت کو بڑی سعادت سمجھتی تھیں۔ احبابِ جماعت سے مرحومہ کے درجات کی بلندی و مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید اعجاز احمد شاہ عفی عنہ انسپکٹر بیت المال حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ میرے والد محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب ۴ر اکتوبر کو بوقت ۱۰ بجے دن بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(مقصود احمد ٹیلر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کھرو ضلع شیخوپورہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری بچی سندھ میں بعارضہ اسہال شدید بیمار ہے۔ بیماری کا یہ چوتھا حملہ ہے۔ شدید پریشانی ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں بچی کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے۔ (محمد جلال شمس مربی سلسلہ احمدیہ)

۲۔ میری بچی بعمر تقریباً ۲ سال عرصہ ایک سال سے گردے اور انتڑیوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احبابِ جماعت سے بچی کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (غلام مرتضیٰ جاوید کارکن وکالت تبشیر ربوہ)

۳۔ خاکسار کے بڑے بھائی محمود حسین صاحب آرکیٹکٹ (Architect) ۳۰ر ستمبر ۱۹۷۵ء کو پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کے لئے انگلستان روانہ ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قیام انگلستان کے دوران ان کا حامی و ناصر ہو اور ان کو اعلیٰ دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

(منصور احمد۔ ایم بی بی ایس سٹوڈنٹ۔ لاہور چھاؤنی)

۴۔ میرے بڑے بھتیجے منور احمد خان ابن چوہدری محمد علی خان صاحب نے اس سال بی۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری ناظر علی صدر جماعت احمدیہ چک 60 R.B کھیم سنگھ والا ضلع لائل پور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لندن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

(بقیہ صفحہ ۲)

آنا تھی۔ چنانچہ سکنڈے نیوین ممالک ڈنمارک، سویڈن اور ناروے کے مختلف علاقوں سے ہی نہیں بلکہ انگلستان، مغربی جرمنی اور سوئٹزرلینڈ اور یورپ کے بعض دیگر ممالک سے احباب اس میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے ایک روز قبل ہی ہوائی جہازوں، بحری جہازوں اور ٹرینوں کے ذریعہ گوٹن برگ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع اہلِ قافلہ ۲۶ر اور ۲۷ر ستمبر کی درمیانی رات ڈیڑھ بجے لندن سے موٹروں اور بحری جہازوں کے ذریعہ سفر کرتے ہوئے گوٹن برگ تشریف لائے۔ بیرونی ممالک سے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ ۲۷ر ستمبر کو سنگِ بنیاد کی تقریب عمل میں آنے کے وقت تک جاری رہا۔

چنانچہ انگلستان سے مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن اور مکرم سعید احمد صاحب جسوال ابن محترم محمد حبیب اللہ صاحب جسوال سابق امیر جماعت احمدیہ کیمون مشرقی افریقہ، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا و دیگر اہلِ قافلہ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب، محترم شاہد احمد خان صاحب اور راقم الحروف (مسعود احمد دہلوی) کی معیت میں گوٹن برگ تشریف لائے۔ علاوہ ازیں مکرم مولوی عبدالکریم صاحب، مکرم عبداللطیف خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہنسلو، مکرم چوہدری رشید احمد خان صاحب قائد خدام الاحمدیہ ہنسلو، مکرم محمد سلیمان صاحب طارق آف ساؤتھ آل اپنے طور پر بذریعہ ہوائی جہاز لندن سے گوٹن برگ پہنچے۔ اسپین سے وہاں کے مبلغ انچارج مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر انگلستان ہوتے ہوئے وہاں سے بذریعہ ٹرین تشریف لائے۔ سوئٹزرلینڈ سے محترم سید میر مسعود احمد صاحب امام مسجد محمود اور مکرم ڈاکٹر محمد اسحاق خلیل صاحب تشریف لائے۔ مغربی جرمنی سے مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری امام مسجد نور فرانکفورٹ اور مکرم حیدر علی صاحب ظفر امام مسجد فضل عمر ہیمبرگ کے علاوہ مکرم لئیق احمد صاحب، مکرم شاہد احمد صاحب اور مکرم بشارت احمد صاحب آف فرانکفورٹ نیز مکرم ارجمند احمد صاحب، مکرم عطاء اللہ صاحب اور مکرم بشیر احمد صاحب چیمہ آف ہیمبرگ گوٹن برگ تشریف لائے۔ ڈنمارک سے تشریف لانے والوں میں مکرم مولانا کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کے علاوہ مکرم الحاج نوح سوئیلینڈ ہنسن ایم۔ ایس سی کیمیکل انجنیئر، مکرم عبدالسلام میڈسن مع اہلیہ صاحبہ محترمہ و فرزند عزیز بشیر میڈسن، مکرم سید مبشر احمد صاحب، محترمہ سسٹر مریم صاحبہ اور ان کی دو بچیاں، سسٹر طلیعۃ الٰہی صاحبہ اور ان کی ایک بچی، مکرم لام ہولٹ صاحب اور امینہ ہینے صاحبہ، مکرم کمال کروگ صاحب اور ڈنمارک میں مقیم تیرہ ۱۳ پاکستانی احباب شامل تھے۔ ناروے سے ہمارے نومسلم احمدی بھائی مکرم نور احمد صاحب بولستاد اپنی بچی اور ایک بچے کے ہمراہ تشریف لائے۔ علاوہ ازیں ناروے کے دارالحکومت اوسلو سے آنے والے پاکستانی احباب میں مکرم ناصر احمد صاحب قریشی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اوسلو کے علاوہ محترم غلام خلیل صاحب اور وزیر مرحوم آف ربوہ کے تین فرزند مکرم رشید احمد صاحب، مکرم نعیم احمد صاحب اور مکرم سعید احمد صاحب بھی شامل تھے۔ سویڈن کے مختلف شہروں سے جو احباب تشریف لائے ان میں سے ہمارے نومسلم احمدی بھائی محترم جناب سیف الاسلام محمود ازکسن صاحب آف سٹاک ہالم اور محترم جناب محمد مصطفےٰ صاحب آف مالمو خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ اور خود گوٹن برگ کی جماعت نے تو مبلغ سویڈن مکرم منیر الدین احمد صاحب کی سرکردگی میں بہت بڑی تعداد میں شرکت کی سعادت حاصل کی ان میں بیس کے قریب یوگوسلاوین باشندے (مرد اور مستورات) بھی شامل تھے جو گوٹن برگ میں مقیم ہیں۔ ان میں برادرم شعیب موسیٰ صاحب اور برادرم عزت اولی دِیچ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں جو اپنے افراد خاندان سمیت تقریب میں حاضر تھے۔

یہ سب احباب ۲۷ر ستمبر کی صبح کو ہی یعنی سنگِ بنیاد کی تقریب عمل میں آنے سے گھنٹوں پیشتر ہی وہاں پہنچنے شروع ہو گئے تھے اور موٹروں کی کثرت اور بہت بڑی تعداد میں احبابِ جماعت کی تشریف آوری کی وجہ سے وہاں اس قدر چہل پہل تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ زندگی سے یکدم معمور ہونے کے باعث پہاڑی کے اس سنسان حصہ کی قسمت جاگ اٹھی ہے اور خدا تعالیٰ اسے اپنے انوار و برکات کا مورد بنانے والا ہے۔

چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی متوقع تشریف آوری اور گوٹن برگ میں سویڈن کی سب سے پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی خبریں یہاں کے اخباروں میں کئی روز سے شائع ہو رہی تھیں اس لئے گوٹن برگ کے بہت سے شہری اور گوٹن برگ میں مقیم بعض مسلم ممالک کے باشندے بھی خاصی تعداد میں وہاں آئے ہوئے تھے۔ ریڈیو اور پریس کے نمائندے بھی اس موقع پر آموجود ہوئے تھے نیز ٹریفک کا نظام درست رکھنے اور مناسب مقامات پر کاریں پارک کرانے کے لئے پولیس کے سپاہی بھی وہاں ڈیوٹی پر متعین تھے۔

نصرتِ الٰہی کا درخشندہ نشان

مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب کے روز اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ایک درخشندہ نشان ظاہر ہو کر احباب کے لئے خاص رنگ میں ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا اور وہ اس طرح کہ گوٹن برگ میں دو روز سے موسم بہت خراب تھا اور مسلسل بارش ہو رہی تھی اور محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے بموجب ۲۷ر ستمبر کو بھی بارش کے سلسلہ نے جاری رہنا تھا اس لئے احبابِ جماعت اور خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فکرمند تھے کہ بارش کی وجہ سے سنگِ بنیاد کی تقریب میں کوئی رخنہ نہ واقع ہو۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ اور احباب اس روز موسم خوشگوار ہونے سے متعلق اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تائید و نصرت اور فضل کے ایک درخشندہ نشان کے طور پر دعائیں قبول فرمائیں۔ سو الحمد للہ ۲۷ر ستمبر کا دن اس حال میں طلوع ہوا کہ بادلوں کا کہیں نام و نشان نہ تھا اور نہایت ہی خوشگوار دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ تاہم بارش کے امکان کے پیشِ نظر جس جگہ حضور نے سنگِ بنیاد نصب فرمانا تھا اس پر شامیانہ لگا دیا گیا تھا۔ دعاؤں کی قبولیت کے نتیجہ میں موسم کو غیر معمولی طور پر خوشگوار پا کر احباب از حد مسرور ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لائے۔

(باقی)

جماعتِ احمدیہ کے خلاف بے بنیاد اور شر انگیز الزامات کی پُرزور تردید

محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کا بیان

(مندرجہ ذیل بیان محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے پریس کو جاری کیا)

ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف بے بنیاد اور معاندانہ پراپیگنڈا شروع ہے۔ عموماً جماعت ایسی بے سروپا باتوں کا نوٹس نہیں لیتی کیونکہ محبانِ وطن خوب جانتے ہیں کہ اس معزز مذہبی جماعت کا مسلک ہمیشہ امن پسندانہ اور خدمتِ وطن رہا ہے لیکن چودہ ۱۴ اکتوبر کو روزنامہ پاکستان ٹائمز اور روزنامہ مساوات لاہور میں دو ایک ایسے بیانات شائع ہوئے ہیں جن کو نظر انداز کر دینا میرے خیال میں ملکی اور قومی مفاد کے پیشِ نظر بھی احسن اور مفید نہ ہوگا۔

مثلاً پاکستان ٹائمز نے اپنے چودہ ۱۴ اکتوبر ۷۵ء کے شمارے میں وزیرِ مملکت (ریلوے) سے منسوب ایک بیان میں جماعت احمدیہ پر قیامِ پاکستان کی مخالفت، صوبائی عصبیت پھیلانے اور ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے والے عناصر کے ساتھ تعاون کے الزامات لگائے ہیں۔ حالانکہ تاریخ تحریکِ قیامِ پاکستان کے ورق ورق پر جماعت احمدیہ کی بے لوث اور بے مثال قربانیوں کی چھاپ موجود ہے۔ باؤنڈری کمیشن میں مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے فرزندِ احمدیت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا انتخاب نیز پاکستان کی پہلی وزارتِ خارجہ کے قلمدان کی آپ کو پیشکش ہی اس بات کا ناقابلِ تردید ثبوت ہیں کہ بانی پاکستان کو اس جماعت پر کس قدر اعتماد تھا اور اس کا قیامِ پاکستان میں کتنا بنیادی حصہ ہے۔

اس کے علاوہ جنگ ۴۸ء۔۱۹۴۹ء۔ جنگ رن کچھ۔ جنگ ستمبر ۱۹۶۵ء اور جنگ دسمبر ۱۹۷۱ء میں آخر مخالفین، احمدیہ جماعت کے سپوتوں کی خدماتِ جلیلہ کو کہاں کہاں سے جھٹلیں گے۔ میں ان شر انگیز الزامات کی نہ صرف پُرزور تردید کرتا ہوں بلکہ مجھے اس بات کا بھی دکھ ہے کہ سیاسی مفادات کے لئے ناشکر گزاری کی اس گھٹیا سطح تک بھی بعض لوگ اتر سکتے ہیں۔

احمدیہ جماعت کے تمام ارکان خدا تعالیٰ کے فضل سے وطنِ عزیز کے دل و جان سے شیدا ہیں اور اس کے لئے اب تک قربانی دیتے آئے ہیں اور وقت گواہی دے گا کہ جب بھی مادرِ وطن کو ان کی ضرورت پڑی وہ تمام برادرانِ وطن سے پیش پیش ہوں گے۔ جہاں تک "مساوات" کے بے ہودہ، لغو اور کم سوادانہ بہتان کا تعلق ہے اس کے متعلق میں سوائے اس کے کیا عرض کروں کہ اس قسم کے لچر اور بے بنیاد الزام صرف ایسا شخص یا ادارہ ہی لگا سکتا ہے جس کی نگاہ میں قوم کی بہو بیٹیوں کی کوئی عزت و تکریم نہ ہو۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین واللہ المستعان علیٰ ما تصفون۔

حمید نصر اللہ خان
امیر جماعت احمدیہ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴